افسانہ ''جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا'' پڑھ کر احساس ہوتا ہے کہ ہم عراق کی گلیوں میں گھوم پھر رہے ہیں۔ بغداد کی گلیاں رات کو تو الف لیلوی کرداروں کی کہانیاں سنا رہی تھیں مگر صبح ہونے پر وہاں خون کی ندیاں رواں تھیں۔ معصوم بچوں، بے کس ماؤں اور بہنوں بیٹیوں کی چیخوں اور آہوں سے بغداد کے الف لیلوی خواب چکنا چور ہوگئے مگر اہلِ بغداد جاگ اٹھے ہیں۔ وہ بغداد کے عبدالعزیز یا عبدالماجد ہوں یا پاکستان کا عمر ستار، ان کے دلوں میں شہادت کی مشعلیں روشن ہیں۔ یہ وہ بغدادی ہیں جنھیں اپنے جسموں پر بم باندھ کر گھومنے میں لطف و سرور ملتا ہے۔ مصنفہ نے اہلِ عراق کے بے کس مسلمانوں کے جذبات کو بہت خوب صورتی سے اجاگر کیا ہے۔

دوسرے اور تیسرے افسانوں (راہ جنوں، نامہ بر بہار کا) میں کشمیر کے سلگتے چناروں اور کشمیریوں کی حرماں نصیبی کا تذکرہ ہے۔ نگہت سیما کے قلم نے حقیقی معنوں میں اہلِ کشمیر کے دلی جذبات واحساسات کی ترجمانی کی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حضرت بل پر موئے مبارک کی زیارت کے لیے جان دینے کو ہمہ وقت تیار رہتے ہیں اور جن کے لیے جھیل ڈل کی خوب صورتی، چنار کی سرخ پتوں کی محبت اور کشمیر جنت نظیر جیسی بے مثال دلھن کا سارا حُسن اس وقت تک بے معنی ہے، جب تک کہ ان کے وطن میں آزادی کی صبح طلوع نہیں ہوتی۔ جب زعفران کے کھیت تباہ ہوجائیں، سبزہ زاروں میں آگ لگ جائے اور دھرتی لہورنگ ہوجائے تو سید ثقلین شاہ (راہِ جنوں) اور عباس حسن (یہی نامہ بر ہے بہار کا) کے لیے ذاتی خوشی بے معنی ہوجاتی ہے۔ یہ افسانے جہادِ بالقلم کا عمدہ نمونہ ہیں۔ امید ہے کہ ان کی یہ کاوش ادبی حلقوں میں سراہی جائے گی۔ (قدسیہ ہاشمی)

منظرِ عالم، مولانا حافظ محمد صدیق ارکانی۔ صفحات: ۴۸۰۔ ناشر: مکتبہ احتشامیہ، جیوک لائن کراچی۔ قیمت: ۴۸۰۔ قیمت: درج نہیں۔

زیرنظر کتاب کے مصنف، جامعہ احتشامیہ کراچی سے وابستہ ہیں۔ ان کے زیرنظر مقالات ماہ نامہ حق نوائے احتشام میں، وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے۔ اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا نہ صرف